بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

REGD. No. L. 5254

فون نمبر ۴۹

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ

الفضل

ربوہ

یوم پنجشنبہ ۲۴ صفر سنہ ۱۳۸۰ھ

فی پرچہ ۱۰

جلد ۴۹/۱۴ ۱۸ ظہور ۱۳۳۹ ہش ۔ ۱۸ اگست سنہ ۱۹۶۰ء نمبر ۱۸۹

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی اطال اللہ بقاءہٗ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

از محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب ربوہ

ربوہ ۱۷ اگست بوقت سوا دس بجے صبح

حضور کی عام طبیعت بفضلہ تعالیٰ نسبتاً اچھی ہے۔ رات نیند بھی آ گئی۔ اگرچہ ابھی تکان کا کچھ اثر باقی ہے۔

احباب جماعت خاص توجہ التزام اور درد و الحاح سے دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضور کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور صحت و عافیت کے ساتھ کام والی لمبی زندگی عطا کرے۔

آمین اللّٰھم آمین

پاکستانی طیارے اور ہواباز جلد واپس کئے جائیں حکومت افغانستان سے پاکستان کا مطالبہ

"پاکستان کے فضائی اتاشی کو ہوابازوں سے بات چیت کی اجازت ملنی چاہیئے"

راولپنڈی ۱۷ اگست۔ باوثوق ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ حکومت پاکستان حکومت افغانستان سے یہ مطالبہ کر رہی ہے کہ اس نے پاکستان کے جن فیوری طیاروں کو روک رکھا ہے۔ انہیں اور ان کے ہوابازوں کو فوراً واپس کر دے۔ یہ دونوں فیوری لڑاکا ہوائی جہاز ہفتہ کی صبح کو میرن شاہ سے معمول کی تربیتی پرواز پر کوئٹہ جا رہے تھے۔ کابل ریڈیو کی اطلاع کے مطابق انہیں قندھار میں اترنے پر مجبور کر دیا گیا۔

حکومت پاکستان افغان دفتر خارجہ سے یہ درخواست بھی کر رہی ہے کہ وہ پاکستان کے فضائی اتاشی کو ہوابازوں سے ملنے اور ان سے صلاح مشورہ کرنے کی اجازت دے دے۔ دریں اثنا معلوم ہوا ہے کہ کابل میں مقیم پاکستانی سفیر کو اس حادثے کے بارے میں حکومت افغانستان کی جانب سے احتجاجی یادداشت موصول ہوئی ہے۔ جس میں یہ الزام لگایا گیا ہے کہ ان طیاروں نے دوسرے ملک کے فضائی علاقے کی خلاف ورزی کی ہے۔ اور اس طرح بین الاقوامی قانون کو توڑا ہے۔ اگر افغان حکومت نے پاکستانی فضائی اتاشی کو ان سے ملنے کی اجازت دے دی تو اس کے بعد حکومت پاکستان کو معلوم ہو سکے گا کہ اصل واقعہ کیا ہے۔

اُمِّ مظفر احمد کی صحت کے متعلق اطلاع

مخلصین جماعت دعائیں جاری رکھیں

از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی لاہور

لاہور ۱۶ اگست بوقت ساڑھے دس بجے شب بذریعہ فون

آج ام مظفر احمد کے جسم میں دو گھنٹے تک قطرہ قطرہ کر کے خون داخل کیا گیا۔ اس کے آخری حصے میں کپکپی شروع ہو گئی۔ عام حالت تقریباً ویسی ہی ہے۔ ضعف بہت ہے۔ دو دن کے بعد پھر اسی طرح خون دیا جائے گا۔ اور اس کے بعد حالت دیکھ کر ٹوٹی ہوئی ہڈی کے اپریشن کی تاریخ مقرر ہو گی۔

مخلصین جماعت دعا فرماتے رہیں۔

پاکستانی فوجی افسر کانگو روانہ ہو گئے

کراچی ۱۷ اگست کانگو میں اقوام متحدہ کی فوجوں کے ہیڈ کوارٹر میں اپنا عہدہ سنبھالنے کے لئے پاکستانی فوجی افسر لفٹننٹ کرنل ظفر عبد اللہ کل بذریعہ طیارہ لیوپولڈول روانہ ہو گئے۔ لفٹننٹ کرنل عبد اللہ کو اقوام متحدہ کی درخواست پر حکومت پاکستان نے کانگو بھیجا ہے۔ دو ڈاکٹروں اور تین نرسوں پر مشتمل ایک میڈیکل ٹیم بھی ۲۳ اگست کو لیوپولڈول جائیگی۔ پاکستانی افسروں کا ایک اور دستہ جو میجر عبد الخالق۔ میجر اعجاز عظیم اور میجر شہداد پر مشتمل ہے آئندہ ہفتے کسی دن لیوپولڈول روانہ ہو گا۔ جہاں وہ اقوام متحدہ کی ہنگامی فوج میں اپنے عہدے سنبھال لے گا۔

ہیمرشولڈ اور لومبا میں اختلافات

برازاویل ۱۷ اگست۔ اقوام متحدہ کے سکرٹری جنرل مسٹر ہیمرشولڈ کل رات نیویارک روانہ ہو گئے ہیں۔ جہاں وہ حفاظتی کونسل کو کانگو میں اقوام متحدہ کی فوج کے کردار کے بارے میں وزیر اعظم کانگو مسٹر لومبا سے اپنے اختلافات کی تفصیل سے آگاہ کریں گے۔ کل رات وزیر اعظم لومبا کا ایک خط شائع ہوا ہے جس میں کہا گیا ہے کہ کانگو کی حکومت کو سکرٹری جنرل ہیمرشولڈ پر کوئی اعتماد نہیں رہا۔ اس خط میں حفاظتی کونسل سے مطالبہ کیا گیا ہے کہ چوده ملکوں کے مبصر فوراً کانگو بھیجے جائیں اور وہ حفاظتی کونسل کی قراردادوں کو بلا تاخیر عملی جامہ پہنائیں۔

سیٹھ عبد اللطیف صاحب آف بغداد کے لئے دعا کی تحریک

از محترم سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب ربوہ

بغداد سے بٹ صاحب نے اطلاع دی ہے کہ سیٹھ عبد اللطیف صاحب امیر جماعت احمدیہ بغداد عارضہ دل سے بیمار ہیں اور احباب سے دعا کی درخواست کرتے ہیں۔ سیٹھ صاحب موصوف جماعت کے ایک مخلص کارکن ہیں۔ اور ان کا وجود نافع الناس ہے۔ اس لئے احباب اپنے ایک مخلص کارکن کی صحت اور درازی عمر کے لئے دعا کر کے عند اللہ ماجور ہوں۔

شام کے لئے امریکی امداد

دمشق ۱۷ اگست۔ شام کے صنعتی ترقیاتی منصوبوں کی مالی امداد کے لئے امریکہ شام کو پچاس لاکھ ڈالر قرض دے گا۔ اس سلسلے میں کل یہاں دونوں ملکوں کے درمیان ایک معاہدے پر دستخط ہو گئے ہیں۔ متحدہ عرب جمہوریہ کے شمالی صوبے کے وزیر صنعت وجیہ السومان اور دمشق میں متعین امریکی قونصل جنرل رابرٹ بریئر نے معاہدے پر دستخط کئے۔ اس معاہدے کی رو سے قرضہ کی ادائیگی دس سال کی مدت میں کی جائے گی۔

کراچی ۱۷ اگست۔ ایک سرکاری اعلان کے مطابق مرکزی حکومت نے فوری طور پر مشرقی پاکستان میں چینی کی پرچون قیمت ۵۵ روپے من یا ۱/۶ روپیہ سیر مقرر کی ہے۔

تعلیم الاسلام کالج کے سات طلبہ وظیفے کے مستحق قرار دیئے جائیں گے انشاء اللہ

ثانوی بورڈ کی طرف سے اس امید کا اظہار کیا گیا ہے۔ کہ امسال ایف۔ اے کے امتحان میں جن طلبا نے ۵۶۰ سے زائد نمبر حاصل کئے ہیں۔ وہ بورڈ کا وظیفہ حاصل کر سکیں گے۔ اس لحاظ سے تعلیم الاسلام کالج ربوہ کے سات طلباء کو وظیفہ ملنے کی امید ہے ان طلبا کے نام درج ذیل ہیں:۔

حمید احمد خان، اعجاز الحق قریشی ۔ سعید احمد ۔ مرزا ناصر احمد ۔ شمس الحق صفدر ماجون احمد اور فضل الرحمن

روزنامہ الفضل ربوہ مورخہ ۱۸ اگست ۱۹۶۰ء

صراط مستقیم

صداقت کا راستہ بیشک سیدھا راستہ ہے مگر اس سیدھے راستہ پر گامزن ہونا معمولی بات نہیں اول تو سیدھے راستہ پر آنے کے لئے ہی ہزار مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے مختلف دلآویز مگر مہلک پگ ڈنڈیاں ہر طرف ہراتی ہوئی چلی جاتی ہیں۔ پھر جا بجا گھاٹیاں کھڈے اور جانے کیا کیا بلائیں راستہ روکنے کے لئے کھڑی ہوتی ہیں۔ کہیں ناچ رنگ کی محفلیں کہیں مال و دولت کے گلچھرے۔ کہیں اولاد اور رشتے ناطے کہیں رواج و رسومات۔ کہیں دوستیاں یاریاں۔ آدب اور آداب۔ کہیں پرانے تعلقات کے بندھن۔ جھوٹی غیرتیں۔ طبعی الجھاؤ۔ الغرض سینکڑوں راہزن صداقت کے راستہ سے دور کرنے والے چست و چوبند کمریں باندھے ہوئے تیار ہوتے ہیں۔

آپ نے مشرقی افسانوں میں اکثر پڑھا ہوگا کہ کسی مہم کو سر کرنے کے لئے کوئی منچلا نکلتا ہے تو راستہ میں کوئی پیر مرد خبردار کرتا ہے کہ فلاں مقام پر پہنچو گے تو پیچھے سے آوازیں سنائی دیں گی۔ پیچھے مڑ کر نہ دیکھنا اور آگے آگے قدم بڑھائے جانا ورنہ بھسم ہو جاؤ گے یا پتھر بن کر رہ جاؤ گے جو لوگ اس پیر مرد کی نصیحت پر عمل نہیں کرتے اور دلکش آوازوں کے فریب میں آکر مڑ کر دیکھتے پتھر بن جاتے۔ مگر کہانی کا مرد غازی پیر مرد کی نصیحت پر عمل کرتا اور آوازوں کی پرواہ کئے بغیر بڑھتا چلا جاتا۔ آخر اس منزل کو طے کر لیتا۔ اس طرح راستہ میں اور بھی کئی قسم کی آزمائشیں آتیں جن آزمائشوں میں پورا اترتا اپنے مقصد میں کامیاب ہو جاتا۔ مگر جو کہیں ذرا بھی پھسلتا اس کا کہیں ٹھکانا نظر نہ آتا۔

دراصل افسانہ کے رنگ میں یہ زندگی کے سفر کا حال بیان کیا گیا ہے۔ ہر مقصد کو حاصل کرنے کے لئے ایک صراط مستقیم ہوتا ہے۔ اس صراط مستقیم سے انسان ذرا ادھر ادھر ہو جائے تو بسا اوقات پھر سیدھے راستہ پر آنا ناممکن ہو جاتا ہے اور اگر آ بھی جائے تو ہزار دشواریوں کے بعد۔ حقیقت یہ ہے کہ انسان زندگی میں جو قدم اٹھائے۔ پھر وہ واپس نہیں ہو سکتا صائب کا ایک شعر ہے کہ ؎

صبا از شرم مے آید بروئے گل نگہ کردن
کہ رخت غنچہ را وا کرد و نتوانست تہ کردن

یعنی باد صبا کو پھول کی طرف نظر کرنے میں شرم آتی ہے۔ اس لئے کہ اس نے غنچہ کا سامان کھول دیا ہے۔ یعنی اسکو گل بنا دیا ہے۔ مگر اب اس میں یہ طاقت نہیں ہے کہ اسکو سمیٹ سکے۔ اسی طرح انسان زندگی میں جو قدم کسی طرف اٹھاتا ہے۔ اور جوں جوں ہماری زندگی گذرتی ہے ہم پیچھے نہیں آ سکتے ہر لمحہ حال سے ماضی بن جاتا ہے۔ وہ ماضی ہی رہتا ہے اور اس کا نقش ہماری طبع پر کندہ ہو جاتا ہے۔ جو پتھر کی لکیر بن جاتا ہے

یہی تکوینی قانون ہے۔ اگر انسان کے لئے صرف یہی قانون ہوتا تو تمام دنیا کے لئے صرف ایک ہی جگہ ایک ہی منزل ہوتی یعنی دوزخ کے لپکتے ہوئے شعلے۔ مگر ہم دیکھتے ہیں کہ اس قانون کے علاوہ بھی ایک دوسرا قانون موجود ہے۔ جو عفو اور رحمت کا قانون ہے۔ یہ قانون پہلے قانون سے بھی کہیں طاقتور ہے۔ یہ ہزاروں کوس کے بھٹکے ہوؤں کو صراط مستقیم پر لے آتا ہے۔ یہ قانون وہ قانون ہے۔ جو پتھر کی لکیر کو مٹا کر اس پر نیا نقش جما دیتا ہے یہ الٰہی مغفرت کا قانون ہے۔ ایک آواز ہے جو آسمانوں سے اترتی ہے اور دلوں میں گھر کر لیتی ہے۔ یہ واپسی کا موڑ ہے اس کی کلید "توبہ" ہے۔ جب انسان توبہ کر لیتا ہے تو پھر وہ رحمت کی آغوش میں آ جاتا ہے اس کے راستے بدل جاتے ہیں۔ رکاوٹیں ہٹ جاتی ہیں۔ کھائیاں بھر جاتی ہیں۔ پگڈنڈیوں کے پیچ و خم نکل جاتے ہیں۔ یہ قانون ایک جانگداز لمحے میں نازل ہوتا ہے اور ہماری رگ و پے میں شرکت کر جاتا ہے۔ اس لمحے میں انسان اپنے آپ کو ایک نئی دنیا میں پاتا ہے۔ اس کا تمام ماحول ہی بدلا ہوا نظر آتا ہے۔

جو لمحہ درد کا چارہ گردوں نے کر دیا ضائع
وہی لمحہ تو تھا باغ بہشت جاوداں میرا

اگر کسی طرح یہ لمحہ ضائع ہو جائے تو پھر کوئی چارہ نہیں رہتا۔ ہم زندگی کی بھول بھلیوں میں بھٹکتے بھٹکتے آخر تمام ہو جاتے ہیں۔

نشان... جو طلب کیا گیا

"مصلح موعود" کی پیشگوئی ایک نشان ہے۔ اسلام کی صداقت کا ایک عظیم الشان نشان چنانچہ ۲۰ فروری کے اشتہار میں شروع کے الفاظ اس طرح ہیں:۔

"میں تجھے ایک رحمت کا نشان دیتا ہوں اسی کے موافق جو تو نے مجھ سے مانگا۔ سو میں نے تیری تضرعات کو سنا اور تیری دعاؤں کو اپنی رحمت سے بپایۂ قبولیت جگہ دی اور تیرے سفر کو (جو ہوشیار پور اور لدھیانہ کا سفر ہے) تیرے لئے مبارک کر دیا۔ سو قدرت اور رحمت اور قربت کا نشان تجھے دیا جاتا ہے فضل اور احسان کا نشان تجھے عطا ہوتا ہے اور فتح اور ظفر کی کلید تجھے ملتی ہے۔ اے مظفر تجھ پر سلام خدا نے یہ کہا تا وہ جو زندگی کے خواہاں ہیں موت کے پنجہ سے نجات پاویں اور وہ جو قبروں میں دبے پڑے ہیں باہر آویں اور تا دین اسلام کا شرف اور کلام اللہ کا مرتبہ لوگوں پر ظاہر ہو اور تا حق اپنی تمام برکتوں کے ساتھ آ جائے اور باطل اپنی تمام نحوستوں کے ساتھ بھاگ جائے اور تا لوگ سمجھیں کہ میں قادر ہوں جو چاہتا ہوں کرتا ہوں اور تا وہ یقین لائیں کہ میں تیرے ساتھ ہوں اور تا انہیں جو خدا کے وجود پر ایمان نہیں لاتے اور خدا کے دین اور اس کی کتاب اور اس کے پاک رسول محمد مصطفےٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) کو انکار اور تکذیب کی راہ سے دیکھتے ہیں ایک کھلی نشانی ملے اور مجرموں کی راہ ظاہر ہو جائے سو تجھے بشارت ہو کہ ایک وجیہہ اور پاک لڑکا تجھے دیا جائیگا ایک زکی غلام لڑکا تجھے ملیگا وہ لڑکا تیرے ہی تخم سے تیری ہی ذریت و نسل ہوگا۔"

اس عبارت سے واضح ہے کہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اسلام کی صداقت کا ایک نشان اللہ تعالیٰ سے طلب کیا تھا۔ آپ نے ہوشیار پور کا سفر اختیار کیا وہاں چلہ کشی فرمائی۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے آپ کو بذریعہ الہام یہ خبر دی۔

جو لوگ کہتے ہیں کہ "مصلح موعود" تین سو سال کے بعد آئیگا۔ ہم کو ان کی تردید کرنے کی ضرورت نہیں تاہم اتنا کہنا ضروری ہے . . . . کہ ہمیں اس پیشگوئی کی حقیقت سمجھنے کے لئے یہ نہیں بھولنا چاہیئے کہ "مصلح موعود" کا ظہور اسلام کی صداقت کا وہ عظیم الشان نشان ہے جو سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے معاندین عہد کے لئے اللہ تعالیٰ سے طلب کیا تھا۔

"مصلح موعود" کیا ہے اور وہ آکر کیا کرے گا۔ اس میں کیا کیا خوبیاں ہوں گی یہ سب باتیں اپنی جگہ پر خواہ کتنی اہم ہوں لیکن ان کی اہمیت اس امر سے الگ ہے کہ "مصلح موعود" اسلام کی صداقت کا ایک عظیم الشان نشان ہے۔ صرف اسی کا اسلام کا ایک عظیم الشان نشان ہونا ہی وہ چیز ہے جو سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پیش نظر تھا۔ آپ نے اللہ تعالیٰ سے اسلام کی صداقت کو دوٹوک ثابت کرنے کے لئے ایک نشان طلب کیا تھا۔ خواہ وہ نشان کچھ بھی ہوتا آپ کو اس سے کوئی غرض نہیں تھی۔ یہ اللہ تعالیٰ کی رضا پر تھا کہ وہ نشان کیا ہو۔ آپ نے نشان کی تخصیص نہیں فرمائی تھی۔ آپ نے تو صرف اسلام کی صداقت کے لئے ایک زندہ نشان طلب کیا تھا کیونکہ آپ کو اپنے معاندین پر یہ حجت قائم کرنا تھی کہ اسلام ایک زندہ دین ہے اور اس کی زندگی کا ثبوت یہ ہے کہ وہ آج بھی عظیم الشان نشانات دکھا سکتا ہے

آپ الہام متذکرہ بالا کے الفاظ کو پھر پڑھئے پھر پڑھئے بار بار پڑھنے سے آپ پر یہی واضح ہوگا کہ اللہ تعالیٰ نے "مصلح موعود" کی خبر بطور ایک نشان کے ہی دی تھی۔ اللہ تعالیٰ چاہتا تو وہ کوئی اور نشان دکھا سکتا تھا۔ مگر اس نے "مصلح موعود" کا نشان دکھایا۔ اور اسلئے ضرور تھا کہ مصلح موعود ایک عظیم الشان نشان ہوتا جس سے اسلام کی صداقت ظاہر ہوتی اللہ تعالیٰ نے فرمایا جو نشان تو نے مانگا ہے ہم وہ نشان تجھ کو دیتے ہیں۔ اور وہ نشان یہ ہے کہ ہم تجھکو تیرے ہی تخم سے تیری ہی ذریت و نسل سے ایک ذکی غلام دیتے ہیں

جب اللہ تعالیٰ نے اس عظیم الشان نشان کے متعلق بتایا کہ وہ تیرے ہی تخم اور تیری ہی ذریت اور نسل سے ایک لڑکا ہوگا۔ تو پھر اللہ تعالیٰ نے اس کی صفات بھی بتا دیں اور بتایا کہ اس لڑکے میں یہ یہ صفات ہوں گی۔ اسی طرح جس طرح اگر اللہ تعالیٰ بتاتا کہ وہ نشان ایک ستارہ ہوگا جس کی یہ یہ صفات ہوں گی جس طرح ستارہ کی صورت میں ستارہ کی صفات نشان کا حصہ ہیں اسی طرح "مصلح موعود" کی صفات بھی "مصلح موعود" کے نشان

(بقیہ صفحہ ۱۱)

ملفوظات حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ

فرمودہ ۲۵ اپریل ۱۹۴۶ء بعد نماز مغرب بمقام قادیان

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے یہ غیر مطبوعہ ملفوظات ہیں جنہیں ادارہ زود نویسی اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے:

(۲)

مجھے آج تک ایک بات کبھی نہیں بھولی شیلے ایک نو مسلم تھا جو انجینئرنگ ڈیپارٹمنٹ میں کام کرتا تھا کچھ زیادہ تعلیم یافتہ نہ تھا فورمین کا کام سیکھا ہوا تھا اور جیسے مجذوب ہوتے ہیں کہ کبھی خاموش بیٹھے رہتے ہیں اور کبھی جوش سے معاملات میں حصہ لیتے ہیں ویسی ہی اس کی کیفیت تھی۔ آدمی اچھا مخلص تھا۔ ہمارے انگلستان کے مبلغوں نے اکثر ذکر کیا کہ جب بھی ہم اسے کسی دعوت پر بلاتے وہ ضرور چندہ دیتا اور بعض دفعہ اس کی کوئی ملازمت بھی نہ ہوتی۔ اور خود تکلیف میں ہوتا مگر شلنگ دو شلنگ چندہ ضرور دے دیتا۔ جب کہا جاتا کہ آپ تو خود برسر کار نہیں۔ دعوت جماعت کی طرف سے ہے آپ یہ کیوں تکلیف کرتے ہیں۔ تو وہ کہتا کہ ہمارا بھی کام ہے کہ

جماعتی کاموں میں حصہ لیں

میں جب انگلستان گیا تو مجلس میں جہاں اور بہت سے لوگ آ جاتے وہاں وہ بھی ایک پہلو میں آ کر بیٹھ جاتا۔ میں نے ایک دفعہ بعض انگریزوں کے سوالات کے جواب میں ایک تقریر کی۔ جس میں بتایا کہ نبوت ایک خاص انعام ہے جس کے بغیر دنیا کا کام نہیں چل سکتا۔ اسلام بتاتا ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی اتباع میں یہ انعام جاری ہے۔ چنانچہ اس نے اس زمانہ میں بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو نبی بنا کر دنیا کی اصلاح کے لئے مبعوث فرمایا ہے۔ جب میں نے یہ کہا تو باوجود اس کے کہ وہ احمدی تھا اور جانتا تھا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نبی ہیں

مجذوبانہ انداز میں

بڑے جوش سے کہنے لگا کیا آپ نے اس نبی کو دیکھا ہے۔ میں نے کہا۔ دیکھنے کا کیا سوال ہے۔ میں تو ان کا بیٹا ہوں۔ کہنے لگا یہ بتائیں کہ کیا آپ نے ان کو دیکھا ہے۔ میں نے کہا ہاں ہاں میں نے ان کو دیکھا ہے۔ پھر کہنے لگا کیا آپ نے ان سے مصافحہ بھی کیا ہے۔ میں نے کہا ہاں میں نے ان سے مصافحہ بھی کیا ہے۔ اس پر اس نے بڑے جوش سے اپنے ہاتھ میرے ہاتھ میں دے دیئے اور کہا

جس نے خدا کے نبی سے مصافحہ کیا ہے میں بھی اس سے مصافحہ کرتا ہوں۔

یہ ایک انگریز نو مسلم کا واقعہ ہے مگر آج بھی

میرے دل پر اس کا گہرا اثر ہے

اس نے اتنے جذبہ کے ساتھ مجھ سے مصافحہ کی کہ پہلے میں نے سمجھا کہ شائد اس کے دماغ میں کچھ نقص ہے۔ مگر بعد میں معلوم ہوا کہ نقص نہیں تھا۔ یہ ہمارے بعض انگریز نو مسلموں کی حالت ہے۔ حالانکہ ابھی ان کی صحیح طور پر تربیت نہیں ہو سکی۔ وہاں بہت کم لوگ ایسے ہیں جنہیں اسلام کی پوری طرح واقفیت ہو۔ مگر ہم سمجھتے ہیں ان کے لئے یہی بڑی بات ہے کہ وہ عیسائیت کو چھوڑ کر اسلام میں شامل ہو گئے ہیں۔

رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں

جب حضرت بلالؓ اذان دیتے تو اشہد کہنے کی بجائے وہ اسہد کہا کرتے تھے۔ عربوں نے سنتا تو ہنسی پڑتا۔ کیونکہ وہ حرف کو بڑی عمدگی سے ادا کیا کرتے تھے جب لوگ ہنستے تو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے بلال جب اسہد ان لا الٰہ الا اللہ کہتا ہے تو اللہ تعالےٰ عرش پر بڑا مزہ اٹھاتا ہے کہ دیکھو یہ شخص کس قوم میں سے تھا۔ اور کس طرح خدا نے اسے اول زمانہ میں اسلام لانے کی توفیق عطا فرما دی۔ پس اس کا اسہد کہنا بھی اللہ تعالےٰ کو پیارا تھا۔ اور دوسرے کا اشہد کہنا بھی اللہ تعالےٰ کو اتنا پیارا نہیں تھا۔ یہ بھی

دہریت اور شرک میں پھنسے ہوئے

لوگ ہیں۔ ان میں سے جتنا بھی کوئی ایمان لے آئے بہت قابل قدر چیز ہے۔ جب ان لوگوں کے دلوں میں زمانہ نبوت کی اتنی قدر ہے تو ہندوستان کے لوگ جن کا ماحول ہی مذہب کا ہے۔ اگر ان میں صحابہ رضؓ کی عزت اور ان کی خدمت کا کوئی احساس نہ ہو تو یہ چیز سخت قلق پیدا کرنے والی اور دل میں ایک گہرا زخم لگانے والی ہے۔ اور

اس کا مطلب یہ ہے

کہ ایمان کا کونہ خالی ہے ورنہ کسی ایسے صحابی کا فوت ہونا ہمارے لئے ایک بڑے ماتم کا دن ہوتا ہے۔ ان لوگوں کا گزرنا بھی سلسلہ کے لئے ایک ماتم سے کم نہیں۔ مگر مجھے افسوس ہے کہ جماعت میں بیداری نہیں پائی جاتی۔ اور صحابہؓ کی جتنی قدر ہونی چاہیئے تھی اتنی قدر نہیں کی جاتی۔ پھر میں دیکھتا ہوں کہ یوں بھی جو مواقع خدا تعالےٰ نے دین کے سمجھنے کے ان کو عطا کئے ہیں ان سے فائدہ نہیں اٹھاتے لوگوں میں دین کی باتوں کی بجائے زیادہ تر دنیا کی باتیں ہوتی ہیں۔ حالانکہ اللہ تعالےٰ نے ہمارے نوجوانوں کو ایسے مواقع بہم پہنچائے ہیں کہ وہ قرآن کے مطالب کو زیادہ عمدگی سے سمجھ سکتے ہیں۔ احادیث کو زیادہ عمدگی سے پڑھ سکتے ہیں۔

اعتراضات کے جواب

زیادہ عمدگی سے حاصل کر سکتے ہیں۔ اور کوئی پہلو ایسا نہیں جس میں وہ دوسروں سے پیچھے رہ سکتے ہوں۔ پہلے زمانہ میں دین کی باتیں سیکھنے کا لوگوں کے اندر اس قدر جوش تھا۔ کہ ایک ایک حدیث کے لئے اگر دو دو ہزار میل کا سفر بھی ان کو کرنا پڑتا۔ تو وہ خوشی سے کرنے کے لئے تیار ہو جاتے۔ بعض دفعہ بخارا سے قیروان تک یعنی مصر سے بھی آگے وہ ایک ایک حدیث کے لئے گئے ہیں۔ اور پھر یہ بھی نہیں کہ وہ حدیث ان کو معلوم نہیں تھی۔ بلکہ استار اسعزد۔ محض اس لئے کرتے کہ ایک راوی درمیان میں سے اڑ جائے۔ امام بخاری نے بھی بعض ایسے سفر کئے ہیں۔ یعنی ان کے سفر کی غرض یہ نہیں ہوتی تھی کہ انہیں کوئی نئی حدیث مل جائے بلکہ یہ غرض ہوا کرتی تھی کہ ایک حدیث میں اگر چار دفعہ عن فلاں عن فلاں کا ذکر آتا ہے تو چوتھا عن خدرج اڑ جائے گا۔ اور صرف تین واسطے اس حدیث میں رہ جائیں گے۔ حالانکہ اصل قیمتی چیز مضمون ہوتا ہے اور وہ ان کو معلوم ہوتا تھا۔ مگر وہ اتنی محبت الٰہی رکھنے والے اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے اس قدر فدائی تھے۔ کہ وہ سمجھتے تھے کہ ایک راوی ہٹ جائیگا تو میں صرف ۳ واسطوں سے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے قریب ہو جاؤنگا۔ اور اس کام کے لئے بعض دفعہ انہوں نے دو دو ہزار میل کا سفر کیا ہے

یہی وہ اخلاص ہے

جس نے ان کے نام کو تا ابد زندہ رکھا۔ چنانچہ اسلام آج جہاں بھی زندہ ہے۔ اس میں ان کی کوششوں کا عظیم الشان دخل ہے۔ اگر ان کی کوششوں کو نظر انداز کر دو تو اسلام پر ایک جمود کی سی کیفیت نظر آنے لگے گی۔ اس میں کوئی شبہ نہیں کہ قرآن کریم ایک کامل شریعت ہے لیکن اس کی تفصیلات احادیث سے معلوم ہوتی ہیں۔ بے شک جہاں تک علمی حصہ کا تعلق ہے۔ وہ قرآن کریم سے حاصل ہو جاتا ہے لیکن جہاں تک ذوقی حصہ ہے۔ وہ احادیث کے بغیر پیدا نہیں ہوتا۔ جب ہم قرآن کریم کی تفسیر رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے عمل سے دیکھتے ہیں تو ہمیں یوں معلوم ہوتا ہے کہ جس پر قرآن نازل ہوا وہ ہم سے باتیں کر رہا ہے۔ اگر امام بخاریؒ نہ ہوتے اگر امام مالک نہ ہوتے۔ اگر امام احمد بن حنبل نہ ہوتے۔ اگر داودؒ اور ترمذی اور مسلم اور نسائیؒ اور ابن ماجہ وغیرہ نہ ہوتے تو ہم ان تمام باتوں سے محروم رہتے۔ مگر اب رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی باتیں پڑھتے وقت ہمیں

یوں معلوم ہوتا ہے

جیسے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم مجلس میں بیٹھے ہیں اور ہم آپ کی باتیں سن رہے ہیں۔ یہی چیزیں خدا تعالےٰ نے ہمارے لئے ایک نئے رنگ میں پیدا کر دی ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے بروز تھے اس لئے ہماری جماعت میں بھی وہی قربانی اور اخلاص ہونا چاہیئے۔ جو صحابہؓ کے اندر پایا جاتا تھا۔ حضرت ابوہریرہؓ میں تفقہ کا مادہ زیادہ نہیں تھا۔ مگر ان کی قربانی کو دیکھو تو حیرت آتی ہے۔ وہ ایک دفعہ جب رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے دروازہ پر بیٹھے تو پھر وہاں سے اٹھنے کا نام نہیں لیا۔ ساتویں سال ہجرت میں وہ ایمان لائے ہیں اور ساڑھے تین سال یا پونے چار سال

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت میں

رہے مگر اس عرصہ میں انہوں نے اتنے کام

تک نہیں گیا چنانچہ بعد میں جب کسی نے کہا کہ فلاں مسئلہ کے متعلق میں نے فلاں سے بھی دریافت کیا مگر کچھ معلوم نہ ہوا۔ فلاں سے بھی دریافت کیا اور کچھ معلوم نہ ہوا۔ تو وہ بڑے فخر سے کہا کرتے تھے کہ کسی اور سے یہ مسئلہ کیا پوچھنا ہے آؤ اور مجھ سے پوچھو۔ جب مہاجر بازاروں میں تجارت کے لئے چلے جاتے تھے۔ جب انصار اپنے ہل لے کر کھیتوں میں نکل جاتے تھے تو میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی مجلس میں موجود رہتا تھا۔ انہیں یہ مسائل معلوم نہیں۔ مجھے یاد ہیں آؤ اور مجھ سے پوچھو میں تمہیں بتاؤں کہ حقیقت کیا ہے۔

واقعہ یہ ہے

کہ ابوہریرہؓ نے جس قربانی سے محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی مجلس میں بیٹھ کر علم سیکھا اس کی مثال نہیں ملتی۔ پھر صحابہؓ کے بعد رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے ایسے تابعی عطا فرمائے جو رات دن صحابہؓ کی مجلس میں بیٹھ کر ایسے مقام پر پہنچے کہ ان میں اور صحابہؓ میں فرق کرنا بڑا مشکل ہو جاتا ہے حسن بصریؒ اور سفیان ثوریؒ وغیرہ بہت بڑے پایہ کے لوگ تھے۔ انہوں نے اپنی زندگیوں میں اس قسم کا کمال پیدا کیا کہ وہ صحابہؓ کے ہم پایہ ہو گئے۔ پھر تبع تابعین میں سے ایسے لوگ پیدا ہوئے جنہوں نے تابعین کی ایسی صحبت اختیار کی کہ کرید کرید کر ان سے ہر قسم کی معلومات حاصل کیں۔ اور کوئی بات جو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی ان کو معلوم ہو سکتی تھی وہ انہوں نے چھوڑی نہیں تبع تابعین میں سے بھی بعض اس پایہ کے ہیں کہ وہ اپنی تحقیقات اور محبت کے لحاظ سے صحابہؓ سے جا ملے۔ پھر پانچویں چھٹی نسل میں امام بخاریؒ اور امام احمد بن حنبلؒ نے ایسا کمال کیا کہ باوجود اڑھائی سو سال بعد پیدا ہونے کے اس طرح کرید کرید کر رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے حالات معلوم کئے کہ آپ کا اٹھنا۔ آپ کا بیٹھنا۔ آپ کا چلنا۔ آپ کا پھرنا۔ آپ کا گھر میں جانا اور آپ کا گھر سے نکلنا۔ آپ کا سونا۔ آپ کا جاگنا۔ آپ کا پاخانہ پیشاب کرنا آپ کا عبادت کرنا۔ غرض ہر چیز کو انہوں نے اس طرح کرید لیا ہے کہ یوں معلوم ہوتا ہے کہ وہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی مجلس میں ہمیشہ اس طرح بیٹھے رہتے تھے کہ اگر آپ اندر جاتے تھے۔ تو وہ بھی اندر جاتے تھے اور اگر آپ باہر نکلتے تھے تو وہ بھی باہر نکل آتے تھے گویا تمثیلی طور پر

محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا سایہ

بن گئے تھے۔ آج وہ دین ہمارے پاس زندہ ہے اور ہم میں خدا تعالیٰ نے ایک مامور مبعوث فرمایا ہے۔ لیکن حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی باتوں اور طریقوں کو کتنے لوگوں نے صحابہؓ کی طرح محفوظ کیا ہے۔ جس طرح امام بخاریؒ لوگوں سے پوچھ کر رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی زندگی کے سارے حالات معلوم کر لیتے تھے جس طرح ابن ماجہ۔ امام مالک اور احمد بن حنبل تمام حالات معلوم کر لیتے تھے کیا اس قسم کے تابعی ہمارے پاس موجود ہیں اور کیا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زندگی کے واقعات ان کو اس طرح حفظ ہو گئے ہیں کہ جب وہ باتیں کریں تو یوں معلوم ہو کہ انہوں نے خود حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو دیکھا ہوا ہے۔ ایسا نہیں ہے۔ کیونکہ ہمارے ملک میں دنیوی علم کی تو قدر کی جاتی ہے۔ لیکن دینی علم کی قدر نہیں کی جاتی۔ ایک جغرافیہ پڑھے ہوئے کی زیادہ قدر ہوتی ہے۔ تاریخ اور حساب جاننے والے کی زیادہ قدر ہوتی ہے۔ لیکن دین کی قدر کم ہوتی ہے اور یہ ایک افسوسناک بات ہے۔ میں نے کئی دفعہ توجہ دلائی ہے کہ بعد میں حسرت و افسوس کا اظہار کرنے سے کچھ فائدہ نہیں ہوگا

اب بھی موقع ہے

کہ فائدہ اٹھاؤ ورنہ ۱۰-۱۵-۲۰ سال کے بعد لوگ اپنے سر دیواروں سے ٹکرائیں گے اور انہیں وہ صحابہؓ نہیں ملیں گے جنہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو دیکھا ہوا اور آپؑ کی صحبت سے مستفیض ہوئے ہوں۔ اس موقعہ پر مکرم سردار عبدالرحمٰن صاحب بی۔ اے نے عرض کیا کہ حضور کل جمعہ کے دن دوبارہ ان کا جنازہ پڑھا دیں حضور نے فرمایا ایک دفعہ پڑھا دیا گیا ہے جمعہ کے دن تب جنازہ پڑھایا جاتا ہے جب امام کسی جنازہ میں شامل نہ ہوا ہو یا جب کوئی مرض پیدا ہوتا ہے۔ تو وہ ہر جگہ پیدا ہونا شروع ہو جاتا ہے۔ جب ایک مرض انجمن میں پیدا ہو تو دوسرے لوگوں میں بھی پیدا ہونا شروع ہو جاتا ہے۔ اور جب دوسرے لوگوں میں کوئی مرض ہو تو انجمن پر بھی اس کا اثر پڑنا شروع ہو جاتا ہے۔ اگر

کارکن بیدار ہوں

تو جماعت میں بھی بیداری پیدا ہو جاتی ہے اور اگر کارکن خود سست ہوں تو جماعت کے باقی افراد بھی اپنے فرائض سے غافل ہو جاتے ہیں۔ میں نے دیکھا ہے موجودہ کارکنوں میں بھی نوکری کی روح پیدا ہو رہی ہے۔ اخلاص سے بہت کم کام کیا جاتا ہے دفتر میں کام ہوگا تو اسے چھوڑ کر چلے جائیں گے ڈاک پڑی ہوئی ہوگی۔ ضروری خطوط قابل جواب میز پر ہوں گے۔ مگر دس دس بیس بیس دن تک ان کی طرف توجہ ہی نہیں کی جاتی۔ میں نے اپنے دفتر کو دیکھا ہے کہ بعض دفعہ ضروری کام پڑے ہوئے ہوتے ہیں۔ مگر دفتر بند کر کے چلے جاتے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ ہمارا کام اتنا ہی ہے کہ دفتری اوقات میں کام کریں اسکے بعد کام کرنا ہمارا فرض نہیں حالانکہ میں نے خود لاہور میں بعض غیر احمدیوں وغیرہ کو دیکھا ہے دفتر سے آتے وقت رجسٹر ان کے پاس ہوتے ہیں اور انہوں نے بتایا کہ وہ بعض دفعہ رات کے آٹھ آٹھ نو نو بجے تک کام کرتے رہتے ہیں۔ مگر یہاں ادھر ساڑھے چار بجتے ہیں اور ادھر گھر کو چل پڑتے ہیں۔

اخلاص کا رنگ

ان میں نظر نہیں آتا۔ میں نے دیکھا ہے انجمن کے کارکنوں میں سے بہت کم اس مجلس میں آتے ہیں۔ وہ سمجھتے ہیں کہ انہیں اسباق کی کوئی ضرورت نہیں کہ امام وقت کے خیالات سے آگاہ ہوں۔ درحقیقت وہ اپنی ذمہ داری جماعت کی نگرانی نہیں سمجھتے۔ رجسٹروں کی نگرانی سمجھتے ہیں اور خیال کرتے ہیں کہ ہماری جماعت انجمن حمایت اسلام کی طرح کی کوئی انجمن ہے جس کا کام صرف چندہ وصول کرنا اور خرچ کرنا ہے۔ حالانکہ یہ ایک مذہبی جماعت ہے جب تک وہ اس رشتہ میں پروئے نہیں جاتے جو خدا تعالیٰ نے ان کے لئے مقرر کیا ہے اس وقت تک وہ جماعت کی نگرانی کیا کر سکتے ہیں۔ وہ تو کچہری کے معمولی کلرکوں کی سی حیثیت رکھتے ہیں جس جگہ سے اُن کو نور اور ہدایت اور روشنی مل سکتی ہے جب اس جگہ وہ نہیں جاتے تو اُن کی اپنی اصلاح کس طرح ہو سکتی ہے اور وہ

دوسروں کی اصلاح کا ذریعہ

کس طرح بن سکتے ہیں۔ مسجد میں آتے ہوئے میں ہمیشہ تاڑتا رہتا ہوں کہ آیا ناظر اور نائب ناظر مسجد میں موجود ہیں یا نہیں مگر بالعموم وہ موجود نہیں ہوتے اسی طرح اس مجلس میں بھی اکثر یہ دیکھا ہے کہ ناظر اور نائب ناظر نہیں ہوتے۔ وہ سمجھتے ہیں ہمارا کام اتنا ہی ہے کہ دفتر سے جن امور کا تعلق ہے ان کو سرانجام دے دیں۔ باقی چیزوں سے ہمارا کیا واسطہ کیا ہے۔ اُن کا تعلق سلسلہ سے ایسا ہی ہے جیسے کسی رام داس کو ہم ملازم رکھ لیتے تو وہ کام کر دیتا۔ بلکہ شاید وہ کچھ زیادہ کام کرنے والا ثابت ہوتا کیونکہ ہندوؤں میں کام کرنے کا مادہ زیادہ پایا جاتا ہے یہی بات دیکھ کر میرا کام تو اتنا ہی تھا کہ میں دفتر والوں کو جنازہ کی اطلاع دے دیتا۔ چنانچہ جب تار آئی میں نے خود دفتر والوں کو دیدی اور کہا کہ وہ جنازے کا انتظام کریں۔ مگر اس وقت بھی

مجھ پر یہی اثر تھا

کہ انہیں اسباق کی اہمیت کا احساس ہی نہیں ہوا۔ چنانچہ کوئی اعلان نہیں کیا گیا۔ جس سے لوگوں کو اطلاع ہوتی اور وہ جنازہ میں شامل ہو سکتے۔ میں جب جنازہ کے لئے پہنچا ہوں اس وقت کل ۱۰-۱۲ آدمی کھڑے تھے اس پر میں ۵-۶ منٹ کھڑا رہا پھر کچھ لوگ آئے اور ان آنے والوں میں بھی زیادہ تر مہمان تھے۔ جب میں جنازہ پڑھا چکا تو مجھے ڈر محسوس ہوا کہ آدمی اتنے تھوڑے ہیں کہ بہشتی مقبرہ تک جنازہ پہنچانا مشکل ہوگا چنانچہ جب پہرہ دار میرے ساتھ واپس آنے لگے تو میں نے ان سے کہا کہ تم جنازہ کے ساتھ جاؤ میں اکیلا چلا جاؤں گا ایسا نہ ہو کہ میت کے پہنچانے میں کوئی تکلیف ہو۔ اس کے بعد فرمایا۔

سرحد اور کشمیر سے آنیوالے طلبا

آج ملاقات کے وقت بہت سے احباب نے سرحد اور کشمیر سے آنیوالے

طلباء کی دقتوں کا ذکر

کیا ہے ایسے طلباء کو چاہئے کہ وہ میرے دفتر میں اپنے نام لکھوا دیں۔ میں نے دیکھا ہے بعض دفعہ وہ دو دو مہینے بیٹھے رہتے ہیں اور کوئی اطلاع

نہیں بھجواتے

اگر آتے ہی ایسے لڑکے دفتر ڈاک میں اطلاع دے دیا کریں تو

کم سے کم دفتروں سے گفتگو کر کے میں ان کے متعلق فیصلہ کروا سکتا ہوں۔ کہ انہیں یہاں رکھا جائے یا رخصت کر دیا جائے۔ دیہاتی تبلیغ کے ماتحت ہمیں بہت سے نوجوانوں کی ضرورت ہے ممکن ہے۔ اگر وہ اس قابل ہو سکتے ہوں تو انہیں اس کام کے لئے لے لیا جائے لیکن اگر اس کام کے اہل نہ ہوں تب بھی باہر سے آنے والے طلباء کے متعلق میری خواہش یہی ہو گی کہ وہ یہاں رہ کر کچھ پڑھ جائیں۔ اس لئے جن دوستوں کو معلوم ہو کہ

کشمیر یا سرحد کے بعض طلباء

یہاں آئے ہوئے ہیں تو وہ اُن کے نام میرے سامنے پیش کریں تاکہ میں دفاتر کو اُن کے متعلق توجہ دلا سکوں۔ سرحد اور کشمیر دونوں کی طرف مجھے خاص طور پر توجہ ہے۔ اس طرح سندھ کا صوبہ بھی توجہ کے قابل ہے کیونکہ ان تینوں مقامات میں مسلمانوں کی کثرت ہے اور اُن میں اسلامی تمدن اور تہذیب بھی موجود ہے گو جہالت بھی ہے۔ لیکن بہرحال وہ کئی باتوں میں ہم سے زیادہ قریب ہیں ہندوانہ رسمیں ان میں کم ہیں۔ افغانستان کے متعلق تو ایک یہ بھی بات ہے کہ وہاں ہمارے پانچ شہداء کا خون بہایا گیا ہے پس ان علاقوں کا ہم پر بہت بڑا حق ہے۔ اگر افغانستان کی طرف توجہ کی جائے تو چونکہ صوبۂ سرحد کے لوگ اُن کے رشتہ دار اور قریبی ہیں اس لئے اُن پر بھی خوشگوار اثر پڑ سکتا ہے۔ میں نے ایک

یہ بات بھی دیکھی ہے

کہ پنجاب میں تو امراء کو احمدیت کی طرف بہت کم توجہ ہے لیکن سرحد میں ایسا نہیں وہاں امراء میں ہمارے سلسلہ کی طرف خاص توجہ پائی جاتی ہے۔ چنانچہ جو لوگ وہاں احمدی ہوتے ہیں بالعموم بڑے بڑے خاندانوں میں سے ہوتے ہیں۔ یوں تعداد کے لحاظ سے صوبۂ سرحد کی جماعت پنجاب کی جماعت کا بیسواں حصہ بھی نہیں۔ مگر نسبت کے لحاظ سے پنجاب سے بہت زیادہ اچھے اچھے خاندانوں اور خوانین میں سے لوگ احمدیت میں شامل ہوتے رہتے ہیں۔ ابھی پچھلے دنوں ایک کیپٹن نے بیعت کی ہے۔ اس طرح وہاں سے ایک اور دوست آئے وہ پہلے بھی احمدی تھے مگر صرف نام کے اب کی دفعہ آئے تو وہ وعدہ کر گئے ہیں۔ کہ میں پھر بھی آؤں گا۔ بہرحال میں نے دیکھا ہے کہ وہاں اچھے اچھے خاندانوں کے کئی افراد بلکہ بعض ایسے لوگ بھی جو خوانین میں سے ہیں۔ پنجاب کی نسبت احمدیت کی طرف زیادہ توجہ رکھتے ہیں۔ اس میں بھی کوئی سرِ الٰہی راز معلوم ہوتا ہے۔ پنجاب میں وہ لوگ جو رؤسا یا عمائد کہلاتے ہیں ان میں سے بہت کم احمدیت کی طرف توجہ کرتے ہیں۔ اور یہ

ایک حیرت انگیز فرق

ہے جو صوبہ پنجاب اور صوبۂ سرحد میں پایا جاتا ہے۔ شاید اس کی یہ وجہ ہے کہ پنجاب میں مخالفت بڑھ گئی ہے۔ یا بعض اور ایسے مخفی امور ہیں جو قبولِ احمدیت میں ان کے لئے روک بنے ہوئے ہیں کہ پنجاب میں امراء اور رؤسا کی توجہ احمدیت سے بالکل ہٹ چکی ہے۔ یوں تو ابتداء میں اللہ تعالیٰ کے سلسلوں میں غرباء ہی زیادہ داخل ہوتے ہیں۔ اور امراء سو میں سے ایک یا ہزار میں سے ایک کی نسبت کے لحاظ سے شامل ہوتے ہیں۔ بلکہ بعض دفعہ اس سے بھی کم مگر اس نسبت میں بھی پنجاب صوبۂ سرحد سے بہت پیچھے ہے۔ حالانکہ جہاں تک تعداد کا سوال ہے پنجاب میں احمدی بہت زیادہ پائے جاتے ہیں

مجالس خدام الاحمدیہ لاہور ڈویژن کی تربیتی کلاس

کا افتتاح

پاکستان کے استحکام اور ترقی کیلئے اجتماعی دُعا

مجلس خدام الاحمدیہ لاہور کے زیر اہتمام لاہور ڈویژن کے خدام کی دوسری تربیتی کلاس کا افتتاح مورخہ ۱۴ اگست ۱۹۶۰ء اتوار کے روز صبح ساڑھے آٹھ بجے مسجد احمدیہ بیرون دہلی دروازہ میں ہوا۔ افتتاحی اجلاس میں شرکت کے لئے مرکز سے جناب صوفی بشارت الرحمٰن صاحب مہتمم تجنید مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ اور شیخ خورشید احمد صاحب مہتمم اطفال تشریف لائے تھے۔

اجلاس کے افتتاح کے لئے مکرم محمود احمد صاحب قریشی قائد مجلس خدام الاحمدیہ لاہور نے مکرم صوفی بشارت الرحمٰن صاحب کی خدمت میں درخواست کی۔

سب سے پہلے تلاوت قرآن کریم ہوئی۔ جو مکرم محمد یعقوب صاحب امجد نے کی۔ مکرم خالد ہدایت صاحب بھٹی نے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی ایک نظم خوش الحانی سے پڑھ کر سنائی۔

نظم کے بعد مکرم صوفی صاحب نے پہلے حضرت صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب نائب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کا مندرجہ ذیل پیغام پڑھ کر سنایا۔ جو صاحبزادہ صاحب موصوف نے خاص طور پر اس کلاس کے لئے ایبٹ آباد سے بھجوایا تھا۔

محترم صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب

کا پیغام

برادران! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

آپ کی مجلس کے قائد علاقائی نے مجھ سے یہ خواہش ظاہر کی ہے۔ کہ میں آپ کی تربیتی کلاس کے لئے کوئی پیغام بھجواؤں۔ اگر تو یہ پیغام محض رسمی طور پر مانگا گیا ہے۔ تو ایسے رسمی طریقوں سے جو بظاہر نیک نظر آئیں۔ ایک سچے مسلمان کو احتراز کرنا چاہیئے۔ کیونکہ ان کا فائدہ کچھ نہیں ہوتا۔ اور جس بات کا کوئی نیک نتیجہ نہ نکلے وہ لغو ہے جس سے بچنا ہی بہتر ہے مگر مجھے یقین ہے کہ ہمارے کارکنان صرف رسم کے طور پر ایسے پیغامات کے لئے تحریک نہیں کرتے۔ خدا کرے ایسا ہی ہو۔

آپ جانتے ہیں کہ سلسلہ احمدیہ کے قیام کی ایک خاص غرض ہے یعنی اسلام کا صحیح چہرہ دنیا میں ظاہر کرنا اور اس مقصد کے حصول کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی تمام زندگی صرف کر دی اور بے شمار تصنیفات فرمائیں مگر کیا محض ان تصانیف کی موجودگی سے دنیا میں نیک تبدیلی پیدا ہو سکتی ہے۔ نہیں ہرگز نہیں۔ یہ نیک تبدیلی صرف اور صرف اسی صورت میں پیدا ہو سکتی ہے جب ہم سب خدامِ احمدیت ان تصانیف کا بغور مطالعہ کرتے رہیں اور اپنی عملی زندگی میں ان کی روشنی میں ایک نیک نمونہ پیدا کریں اور دنیا ہمیں دیکھ کر بے اختیار پکار اٹھے۔ کہ اس جماعت کا ہر فرد اسلام کی ایک جیتی جاگتی تصویر ہے۔ جب تک یہ تبدیلی ہمارے اندر پیدا نہیں ہوتی۔ ہمارا منہ سے دعویٰ کرنا عبث ہے۔ اور محض خود فریبی ہے۔ اور ہمارا انجام اچھا نہیں اللہ تعالیٰ ہمیں اس سے محفوظ رکھے۔ اور ہماری عملی زندگی میں اسلام کی یہی روح پیدا فرما دے۔ آمین۔

یہ وقت نہایت خطرناک ہے ایک طرف مغربیت کی رو جو بظاہر خوبصورت اور نوجوانوں کے لئے ازحد جاذب نظر معلوم ہوتی ہے۔ نوجوانوں کے افکار اور اعمال کو برباد کر رہی ہے۔ تو دوسری طرف خدا کے سچے مسیحؑ کی آواز ہے جو قربانی چاہتی ہے۔ ہمارے افکار کی۔ جو قربانی چاہتی ہے ہمارے اموال کی۔ جو قربانی چاہتی ہے ہماری ہر محبوب چیز کی۔ تا اسلام کا جھنڈا بلند سے بلند تر ہوتا جائے۔ کیا آپ اور ہم سب اس قربانی کے لئے تیار ہیں؟ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس کی توفیق عطا فرما دے آمین۔ والسلام خاکسار

۶۰-۸-۹ مرزا منور احمدؐ۔ نائب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

بعد ازاں صوفی صاحب نے مجلس خدام الاحمدیہ کے اغراض و مقاصد کے موضوع پر ایک مبسوط تقریر فرمائی۔ جس میں آپ نے سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے فرمودات کے حوالے دے کر بتایا کہ مجلس خدام الاحمدیہ کے قیام کی اصل غرض یہ ہے کہ خدام میں صحیح اسلامی روح پیدا کی جائے اور انہیں عملی اور ذہنی طور پر ایسی تربیت دی جائے کہ وہ آئندہ چل کر دینی و قومی فرائض کی بجا آوری سچے دل سے بجا لائیں اور خدمت خلق کا صحیح جذبہ اپنے اندر پیدا کریں۔

دورانِ تقریر آپ نے فرمایا کہ آج ۱۴ اگست ہے۔ آج کے دن اللہ تعالیٰ نے ہمیں آزادی جیسی دولت عنایت فرمائی تھی۔ آج ہم سب کو پاکستان کی آزادی استحکام اور بقا کے لئے دردِ دل سے دعا کرنی چاہیئے نیز ہمیں یہ بھی دعا کرنی چاہیئے کہ اللہ تعالیٰ موجودہ حکومت کو جو بہت سے نیک کام کر رہی ہے قائم رکھے اور اس حکومت کے اربابِ حل و عقد کو عوام کی اور بھی زیادہ خدمت کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

مکرم صوفی بشارت الرحمٰن صاحب کی افتتاحی تقریر کے بعد مکرم محمود احمد صاحب قریشی قائد مجلس لاہور نے حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی اور مکرم مولوی عبدالرحمٰن صاحب فاضل امیر جماعت احمدیہ قادیان کے پیغامات پڑھ کر سنائے۔ جو انہوں نے اس کلاس کے انعقاد پر بھجوائے تھے۔

پیغامات کے بعد مکرم شیخ خورشید احمد صاحب مہتمم اطفال نے ایک مختصر تقریر میں تربیتی کلاس کی اہمیت کو واضح کیا اور اس سلسلہ میں بعض نہایت اہم ہدایات ارشاد فرمائیں۔

مکرم شیخ صاحب کی تقریر کے بعد جناب شیخ عبدالقادر صاحب مربی سلسلہ احمدیہ مقیم لاہور نے دعا کرائی اور اس کے بعد تربیتی کلاس کا باقاعدہ پروگرام شروع کر دیا گیا۔

یہ پروگرام روزانہ صبح آٹھ بجے سے بارہ بجے تک ہوا کرے گا۔ اس میں خدام کو قرآن کریم باترجمہ۔ نماز باترجمہ۔ کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور دیگر کتب سلسلہ سبقاً سبقاً پڑھائی جائیں گی

افتتاح کے وقت یوں تو حاضری تین صد کے قریب تھی لیکن باقاعدہ کلاس میں جو خدام شریک ہو رہے ہیں ان کی تعداد آج ۴۵ تھی۔ ان میں مقامی خدام کے علاوہ اضلاع لاہور، شیخوپورہ اور گوجرانوالہ سے آئے ہوئے خدام بھی شامل ہیں۔

(معتمد علاقائی۔ مجلس خدام الاحمدیہ لاہور ڈویژن)

سالانہ اجتماع خدام الاحمدیہ مرکزیہ

۲۱-۲۲-۲۳ اکتوبر ۱۹۶۰ء

سالانہ اجتماع کے بارہ میں اس سے قبل مجالس کو تفصیلی اطلاعات بھجوائی جا چکی ہیں۔ بطور یاددہانی مختصراً دوبارہ تحریر ہیں۔ قائدین مجالس اس طرف فوری توجہ فرمائیں۔

(۱) شوریٰ میں پیش کرنے کیلئے تجاویز حسب قواعد ۲۰ اگست ۱۹۶۰ء تک دفتر میں پہنچ جانی ضروری ہیں تا ایجنڈا مرتب کر کے آپکو بھجوایا جا سکے۔

(۲) حسب سابق مجالس اپنے اراکین کی تعداد پر بیس یا بیس کی کسر پر ایک نمائندہ منتخب کر کے شوریٰ میں شمولیت کے لئے بھجوا سکتی ہیں۔ قائد مجلس اپنے عہدہ کے لحاظ سے رکن ہوگا۔

(۳) آئندہ سال کا بجٹ شوریٰ میں پیش ہوگا۔ تشخیص بجٹ کے فارم جملہ مجالس کو بھجوائے جا چکے ہیں قائدین انہیں پُر کر کے جلد از جلد مرکز میں بھجوا دیں۔

(۴) امسال ورزشی مقابلوں میں صرف والی بال۔ گولہ پھینکنا اور رسہ کشی کے مقابلے ہوں گے۔ ان میں حصہ لینے والوں کے نام ۲۰ اکتوبر ۱۹۶۰ء تک مرکز میں ضرور بھجوا دیں۔

(۵) علمی مقابلوں کی تفصیلات علیحدہ شائع کی جا رہی ہیں۔

(۶) تربیتی کلاس ۱۷ اکتوبر سے ۲۰ اکتوبر ۱۹۶۰ء تک ہوگی۔ مجالس اس میں شمولیت کے لئے نمائندے ضرور بھجوائیں۔ قیام و طعام کا انتظام مرکزیہ کی طرف سے ہوگا۔ اس کلاس میں شامل ہونے والے نمائندگان کے نام یکم اکتوبر ۱۹۶۰ء تک مرکز میں پہنچ جانے ضروری ہیں۔ سالانہ اجتماع میں شمولیت کا شوق ہر خادم کو ہونا چاہیئے ہر مجلس کی طرف سے کوئی نہ کوئی ضرور شامل ہونا چاہیئے جو مرکز میں بچشم خود حالات کا مشاہدہ کرے اور پھر اس کے مطابق مقامی طور پر دیگر خدام بھائیوں کو خدمت کے لئے تیار کرے۔

(معتمد خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

علمی و ذہنی مقابلے بر موقع سالانہ اجتماع

۲۱-۲۲-۲۳ اکتوبر ۱۹۶۰ء

امسال سالانہ اجتماع خدام الاحمدیہ کے موقعہ پر مندرجہ ذیل علمی مقابلے ہوں گے

(۱) حفظ قرآن مجید۔ ترجمہ و تفسیر قرآن مجید۔ مطالعہ احادیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم۔ مطالعہ کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام۔ عام معلومات (ہر سہ معیار)

(۲) مضمون نویسی کے مقابلے کے لئے مندرجہ ذیل عنوان مقرر کئے جاتے ہیں۔ ان میں سے کسی ایک عنوان پر مضمون لکھا جائے گا۔ حوالہ جات کے لئے ضروری کتب ساتھ رکھنے کی اجازت ہوگی۔

۱- ہستی باری تعالیٰ کے تین دلائل
۲- آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق فاضلہ
۳- قرآن شریف ایک کامل شریعت ہے۔
۴- حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے تجدید دین کے سلسلہ میں شاندار کارنامے
۵- سود کی حرمت کی حکمتیں
۶- برکات خلافت
۷- حیات آخرت کے دلائل

(۳) تقریری مقابلے کے لئے عنوانات مندرجہ ذیل ہوں گے۔ ان میں سے کسی ایک موضوع پر تقریر تیار کرائی جائے اس موقعہ پر ضروری کتب سے استفادہ کی اجازت ہوگی۔

محبت الٰہی حاصل کرنے کا طریق۔
۲- آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بطور رحمۃ للعالمین
۲- قرآن مجید میں موجودہ زمانہ کے متعلق پیشگوئیاں۔
۴- حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا مخالفوں سے عفو اور حسن سلوک۔
۵- میں اسلام کو سچا مذہب کیوں سمجھتا ہوں
۶- سینما بینی کے نقصانات
۷- فرشتوں کے متعلق اسلامی تصور

(۴)۔ ذہانت کا پرچہ
(۵)۔ عام دینی معلومات۔
(۶)۔ مشاہدہ و معائنہ۔

ان مقابلہ جات میں حصہ لینے والے خدام ۱۰ اکتوبر تک اپنے نام دفتر مرکزیہ میں بھجوا دیں۔ بڑی مجالس میں اگر متعدد خدام تقریری مقابلہ میں حصہ لینے کے خواہشمند ہوں تو ان مجالس کے قائدین اپنے ہاں ابتدائی مقابلہ کروا کر اوّل اور دوم آنے والے خدام کے نام اجتماع میں مقابلہ کے لئے ارسال فرمائیں۔ مضمون نویسی کے مقابلہ میں شامل ہونے والے خدام کاغذ اور قلم دوات ساتھ لائیں۔

(مہتمم تعلیم خدام الاحمدیہ مرکزیہ۔ ربوہ)

دفتر الفضل سے خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں

عدۃ المؤمن کاخذ الکف

"مومن جو کچھ منہ سے کہتا ہے اس سے زیادہ کر کے دکھاتا ہے۔ زبانی دعوے کرنے والے دراصل اپنی کمزوری کا اظہار کرتے ہیں۔" (ارشاد حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ)

تحریک جدید کے سال رواں کے وعدے پر نو ماہ ختم ہو گئے ہیں۔ لیکن ابھی تک بہت سے دوستوں کی طرف سے موعودہ رقم وصول نہیں ہوئی۔ ایسے دوستوں سے درخواست ہے کہ اشاعت اسلام کے لئے انہوں نے جس قدر چندہ کا وعدہ کیا ہوا ہے وہ پورا فرما کر اپنے ایمان کا ثبوت دیں۔

(وکیل المال اول تحریک جدید ربوہ)

ضروری اطلاعات

(۱) توسیع میعاد داخلہ ڈاؤ میڈیکل کالج کراچی — فرسٹ ایئر میں داخلے کے لئے درخواستوں کی آخری تاریخ اب ۲۷/۸/۶۰ ہے۔ انٹرویو ۶ ستمبر۔ (پ ٹ ۹/۸/۶۰)

(۲) گورنمنٹ کمرشل ٹریننگ سنٹر لاہور — درخواستیں مجوزہ فارم میں بشمول مصدقہ نقول اسنادات بنام پرنسپل گورنمنٹ کمرشل ٹریننگ سنٹر ۷۲۔ اے آر خان روڈ سمن آباد لاہور ۲۰/۸/۶۰ تک۔ یک سالہ کورس رات دن کی کلاسیں۔ شرط میٹرک۔ ڈے کلاسز کے طلبہ کیلئے وظیفہ کا امکان (پ ٹ ۹/۸/۶۰)

(۳) پاکستان آرڈیننس فیکٹریوں میں ضرورت — بھرتی ۱۰ اپی الف ایپرنٹس مکینکس برائے داخلہ گورنمنٹ انجینئرنگ کالج لاہور بطور بی کلاس سٹوڈنٹس ڈپلومہ اینڈ سرٹیفکیٹ کورس مکینیکل الیکٹریکل انجینئرنگ پاس کرنے پر آرڈیننس فیکٹری میں عملی ٹریننگ یک سال دوران ٹریننگ وظیفہ سال اول ۷۰/- دوم ۸۰/- سوم ۹۰/- چہارم ۱۰۰/- روپے ماہوار۔ بعد کامیابی بطور چارج مین۔ تقرری پر تنخواہ ۲۰۰-۱۵-۳۲۰ گرانی الاؤنس علاوہ۔ ٹسٹ و انٹرویو واہ کینٹ میں۔

شرائط: میٹرک سائنس سیکنڈ ڈویژن۔ تاریخ پیدائش مابین [illegible] و [illegible]۔ پانچ سالہ ملازمت بعد ٹریننگ لازم درخواستیں معہ رسید خزانہ ۔/۷ روپے ۲۵/۸/۶۰ تک بنام ڈپٹی ڈائرکٹر پاکستان آرڈیننس فیکٹریز واہ کینٹ (پاکستان ٹائمز ۹/۸)

(۴) داخلہ ویلیج ایڈ ٹریننگ انسٹی ٹیوٹ پشاور — یک سالہ ٹریننگ۔ وظیفہ دوران ٹریننگ ۶۰/- ماہوار مع رہائش ہوسٹل۔ بطور ویلیج ایڈ ورکر تقرری پر تنخواہ ۷۵-۵-۱۵۰- الاؤنس علاوہ۔

شرائط: میٹرک۔ عمر ۱/۸/۶۰ کو ۲۰ تا ۳۵ سکونت پشاور ڈی آئی خان ڈویژن و ریاست ملحقہ فرنٹیئر ریجن۔ مکمل درخواست مجوزہ فارم میں ۲۰/۸/۶۰ تک بنام پرنسپل (پ ٹ ۹/۸/۶۰)

(۵) بھرتی انڈسٹریل سب انسپکٹرس — محکمہ کوآپریٹو سوسائٹیز۔ تنخواہ ۶۰-۴-۱۰۰-۵-۱۲۰ الاؤنس علاوہ۔ فیلڈ ٹریننگ ۶ ماہ۔ محکمانہ کلاس چار ماہ۔ وظیفہ کلاس ۵۰/- روپے ماہوار۔ شرائط میٹرک عمر ۱۸ تا ۲۴۔ درخواستیں ۲۰/۸/۶۰ تک بنام ڈپٹی رجسٹرار (انڈسٹریز) کوآپریٹو سوسائٹیز ۱۵ مال لاہور (پ ٹ ۱۰/۸/۶۰)

(۶) داخلہ فاطمہ جناح میڈیکل کالج لاہور — درخواستیں مجوزہ فارم میں ۱۰/۹/۶۰ تک بنام پرنسپل انٹرویو ۲۰/۹/۶۰ (پ ٹ ۱۰/۸/۶۰)

(۷) سی ایس ایس امتحان کی کلاس — انتخاب ۱۵/۹/۶۰ سے شروع۔ فیس ٹرم ۹۵/- برائے لازمی مضامین۔ ۱۰/- ماہوار فی مضمون برائے اختیاری مضامین لائبریری موجود۔ گنجائش ہوسٹل محدود۔ (پ ٹ ۱۰/۸/۶۰)

(۸) داخلہ بی کلاس برائے رشتہ داران ریلوے ملازمین — ملازمین ریلوے (بشمول ریٹائرڈ و متوفی) کے پسران، پوتوں اور برادران جن کا ان پر گذارہ ہو۔ بطور بی کلاس اپرنٹس مکینک کا داخلہ گورنمنٹ انجینئرنگ کالج لاہور۔ اسامیاں ۴۵۔ وظیفہ دوران ٹریننگ سال اول ۱۵/- دوم ۲۵/- سوم ۳۵/- چہارم ۴۵/- ماہوار۔ رہائش و کھانا مفت۔ شرائط میٹرک سائنس سیکنڈ ڈویژن یا جونیئر کیمبرج۔ عمر ۱/۹/۶۰ کو ۱۶ تا ۲۰۔ تحریری امتحان داخلہ انگلش کمپوزیشن و ریاضی میٹرک کے معیار پر۔

درخواستیں مجوزہ فارم میں ۱۰/۹/۶۰ تک بنام ڈپٹی جنرل (پرسانل) این ڈبلیو آر لاہور۔ مصدقہ نقول اسنادات شامل ہوں۔ (پ ٹ ۱۰/۸/۶۰)

(ناظر تعلیم ربوہ)

کشمیر کے الحاق کا مسئلہ ابھی طے ہونا باقی ہے

سپیشل مجسٹریٹ جموں کی عدالت میں شیخ محمد عبداللہ کا بیان

جموں ۱۶ اگست۔ معزول شدہ کشمیر کے سابق وزیراعظم اور نام نہاد کشمیر سازش کیس کے سب سے بڑے ملزم شیخ محمد عبداللہ نے سپیشل مجسٹریٹ جموں مسٹر این کے ہاک کی عدالت میں بیان دیتے ہوئے کہا کہ ریاست کے الحاق کا مسئلہ ابھی طے ہونا باقی ہے۔

آپ نے کہا کہ اصولی طور پر ریاست کے لوگوں کو اس بات کا پورا پورا حق حاصل ہے کہ وہ ریاست کے مستقبل کا خود فیصلہ کریں۔ ان کی رائے سے ہی یہ فیصلہ ہو سکتا ہے کہ وہ بھارت میں شامل ہونا چاہیئے ہیں یا پاکستان سے یا دونوں ممالک سے دوستانہ تعلقات رکھ کر آزاد رہنا چاہیئے ہیں۔ اپنے موقف کے بارے میں بیان دیتے ہوئے شیخ محمد عبداللہ نے کہا "میں اب بھی چیلنج کرتا ہوں کہ استغاثہ میرے کسی بیان یا فقرے سے یہ ثابت کرے کہ میں نے اس خواہش کا اظہار کیا تھا۔ کہ ریاست جموں و کشمیر پاکستان کا ایک حصہ بن جائے۔"

شیخ عبداللہ نے مسٹر کرشنا مینن کی سیکورٹی کونسل میں ۸ فروری ۵۷ء کو کی ہوئی ایک تقریر کے اقتباسات پڑھ کر سنائے (یہ اقتباسات بھارتی حکومت کی ایک مطبوعہ کتاب سے پڑھ کر سنائے گئے) کرشنا مینن نے اس تقریر میں کہا تھا "میں یہ چیلنج کرتا ہوں کوئی بھی شخص مجھے ایک بھی ایسا فقرہ دکھائے جس میں شیخ عبداللہ نے یہ کہا ہے کہ وہ پاکستان سے کشمیر کا الحاق چاہتے ہیں۔" شیخ عبداللہ نے کہا میں اس چیلنج میں مسٹر کرشنا مینن کا ہم نوا ہوں آپ نے بیان جاری رکھتے ہوئے کہا کہ میرا ہمیشہ یہ یقین رہا ہے۔ کہ کشمیر کے عوام ہی اپنی قسمت کے متعلق کوئی فیصلہ کر سکتے ہیں۔

شیخ عبداللہ نے کہا کہ جب ہم حق خود ارادیت کے حصول کے لئے جدوجہد کر رہے ہیں۔ کسی شخص کو ہمیں پاکستانی ایجنٹ نہیں کہنا چاہیئے۔

اس الزام کے جواب میں کہ انہوں نے قانونی طور پر قائم شدہ حکومت کا تختہ الٹنے اور اسے غیر قانونی طور پر پاکستان سے ملحق کرنے کے لئے کوشش کی تھی شیخ عبداللہ نے کہا۔ "اگر حکومت کا سربراہ مجھے خود کرسی کی پیشکش کر رہا تھا تو مجھے طاقت کے استعمال کی کیا ضرورت تھی"؟ آپ نے کہا کہ جبکہ ریاست کے مستقبل کا ابھی فیصلہ ہونا باقی ہے اور اس ضمن میں ہر ایک شخص کو اپنی ایک رائے رکھنے اور اس کی تشہیر کرنے کا حق حاصل ہے تو پھر خفیہ ذرائع اختیار کرنے کی کیا ضرورت ہے؟

جیل میں مبینہ سازشی سرگرمیوں کے بارے میں شیخ عبداللہ نے کہا۔ میری نظر بندی کے دوران کڑی نگرانی کے باوجود حکومت کوئی ایسی چیز نہیں پکڑ سکی جو ان کے نزدیک قابل اعتراض ہو۔ لہذا میرے متعلق یہ کہنا کہ میں دھماکوں اور سبوتاژ کی سرگرمیوں کے لئے ذمہ دار تھا، ایک انتہائی مضحکہ خیز بات ہے۔

شیخ عبداللہ نے فرقہ وارانہ منافرت پھیلانے کے الزام کو بے بنیاد قرار دیا۔ شیخ عبداللہ نے کہا ۱۹۴۷ء میں ریاست کی اقلیتیں اکثریت کے رحم و کرم پر تھیں۔ لیکن میں نے اپنے پیروؤں سے کہا کہ وہ اقلیتوں کی ہر قیمت پر حفاظت کریں۔ خواہ اس کے لئے انہیں اپنی زندگیاں ہی خطرہ میں کیوں نہ ڈالنی پڑیں۔

استغاثہ کے سینئر وکیل مسٹر جی ایس پاٹھک نے شیخ عبداللہ کے بیان پر اعتراض کیا اور کہا زیر دفعہ ۳۴۲ تعزیرات ہند ملزم کے بیان کے لئے حدود مقرر ہیں۔ شیخ عبداللہ نے اپنے بیان کے دوران کہا "یہ ایک حقیقت ہے کہ آج تک پنڈت نہرو پر مجھے اعتماد ہے۔"

اکنامک پول کے قیام کا اعلان کر دیا گیا

راولپنڈی ۱۶ اگست حکومت پاکستان کے اسٹیبلشمنٹ ڈویژن نے اعلان کیا ہے۔ کہ صدر مملکت نے اکنامک پول کے آئین کی منظوری دے دی ہے۔ اس میں فی الحال ۷۷ افسر رکھے گئے ہیں ان افسروں کو وزارتوں میں تعینات کیا جائے گا۔

یہ افسر اقتصادی امور سے متعلق کام نبٹائیں گے۔ ان افسروں کے تقرر سے حکومت کو ترقیاتی کاموں میں مدد ملے گی۔ پول کے لئے افسر سول سروس آف پاکستان، پاکستان آڈٹ اینڈ اکاؤنٹس سروس، پاکستان ملٹری اکاؤنٹس سروس، پاکستان ایکسائز اینڈ کسٹمز سروس اور انکم ٹیکس سروس سے لئے گئے ہیں۔

مغربی پاکستان کے نئے ڈائریکٹر صنعت

لاہور ۱۱ اگست۔ صوبائی ڈائریکٹر صنعت مسٹر امان اللہ خاں نیازی کو تبدیل کر کے سیکرٹری صنعت و تجارت حکومت مغربی پاکستان مقرر کیا گیا ہے ان کی جگہ ڈائریکٹر لیبر ویلفیئر مسٹر اے ایم کے مزاری کو ڈائریکٹر صنعت مقرر کیا گیا ہے۔ مسٹر مزاری اپنے موجودہ فرائض بھی انجام دیتے رہیں گے۔

کوئٹہ ۱۶ اگست۔ سائنس کمیشن کے سیکرٹری ڈاکٹر عثمانی نے کل کوئٹہ میں بتایا کہ سائنس کمیشن اس مہینے کے آخر تک اپنی رپورٹ پیش کر دے گا

افغانستان نے قندھار میں پاکستانی فضائیہ کے دو طیارے "اتار لئے"

پاکستان کے دفتر خارجہ میں افغان سفیر کی طلبی

کابل ۱۷ اگست۔ افغان وزارت دفاع کے اعلان کے مطابق "پرسوں دو پاکستانی طیارے افغانستان کی فضا میں داخل ہو گئے، چنانچہ انہیں قندھار کے علاقے میں اترنے پر مجبور کر دیا گیا۔ اعلان میں کہا گیا ہے کہ ہوابازوں سے پوچھ گچھ کی جا رہی ہے۔ حکومت افغانستان نے اس واقعہ کی اطلاع ناظم الامور پاکستان متعین کابل کو دے دی ہے"

بعد کی اطلاع کے مطابق پاکستان میں افغانستان کے سفیر ڈاکٹر عبدالظاہر کل تین بجے شام پاکستان کے دفتر خارجہ میں گئے جہاں انہوں نے فارن سیکرٹری سے ملاقات کی۔

اس سے پہلے راولپنڈی سے یہ اطلاع ملی تھی کہ کابل ریڈیو نے دو پاکستانی طیاروں کو اتار لینے کا جو اعلان کیا ہے، اس سلسلہ میں افغانستان کے سفیر کو دفتر خارجہ میں طلب کر لیا گیا ہے۔ باخبر ذرائع نے اس امر کی تصدیق کی تھی کہ پاکستانی فضائیہ کے دو طیارے مفقود الخبر ہیں، ان حلقوں سے معلوم ہوا تھا۔ کہ یہ طیارے ہفتہ کے روز گیارہ بجے کر اڑتیس منٹ کے الگ الگ پرواز پر روانہ ہوئے تھے اور انہیں ایک بجے دوپہر کوئٹہ پہنچنا تھا لیکن وہ کوئٹہ نہیں اترے۔

بغداد کے ایٹمی مرکز میں عرب طلبہ کی تربیت

بغداد ۱۶ اگست سابق معاہدہ بغداد کے ایٹمی تربیتی مرکز میں عرب طلباء کو تربیت دینے کے لئے حکومت عراق سہولتیں مہیا کرے گی۔

یہ مرکز بغداد میں واقع ہے اور اب حکومت عراق کی تحویل میں ہے۔ یہ مرکز ایک معاہدہ کی رو سے گذشتہ ہفتہ سنٹو نے عراقی حکومت کے حوالے کر دیا ہے۔ اس کے عوض حکومت عراق پاکستان۔ ایران۔ ترکی اور برطانیہ کے حصے کے اٹھارہ ہزار آٹھ سو پونڈ ادا کرنے پر رضامند ہو گئی ہے۔

مغربی پاکستان میں مکانوں کی گنتی

کراچی ۱۶ اگست جنوری ۱۹۶۱ء میں پاکستان میں جو مردم شماری ہونے والی ہے اس سلسلے میں مغربی پاکستان میں مکانوں پر نمبر لگانے کا کام مکمل ہو گیا ہے۔ توقع ہے کہ ۱۲ ستمبر تک مکانوں کی گنتی کا کام شروع ہو جائے گا۔ مشرقی پاکستان میں یکم اکتوبر سے پندرہ اکتوبر تک مکانوں پر نمبر لگائے جائیں گے اس کے بعد ۱۶ اکتوبر سے ۳۱ اکتوبر تک مکانوں کی گنتی کی جائے گی۔

لیڈر

(بقیہ صفحہ ۲)

دیکھ کر اس عظیم الشان نشان کو پہچان لیں جب ہم نے نظر اٹھائی تو ہم نے دیکھا کہ حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نہ صرف آپ ہی کی ذریت سے ہیں بلکہ آپ میں وہ تمام صفات موجود ہیں جو مصلح موعود کی بتائی گئی ہیں۔ اب کیا بات ہے جو ہم کو آپ کے "مصلح موعود" ہونے کو تسلیم کرنے کی راہ میں حائل ہو سکتی ہے۔ ہم نے ایک ایک صفت کو لے کر پرکھا ہے اور آپ کو ہر صفت موصوف پایا ہے اور ہمارا دل پکار رہا ہے کہ آپ ہی اسلام کی صداقت کا وہ عظیم الشان نشان ہیں جو سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے معاندین اسلام کے علی الرغم اللہ تعالیٰ سے نہایت عاجزی اور تضرع کے ساتھ مانگا تھا۔

سچی بات یہ ہے کہ اگر اسلام کی صداقت کا وہ عظیم الشان نشان جو سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے مخالفین کو دکھانے کے لئے اللہ تعالیٰ سے طلب کیا تھا آج تک ظاہر نہیں ہوا تو وہ پھر کبھی ظاہر نہیں ہوگا۔ کیونکہ جس غرض کے لئے وہ نشان آپ نے طلب کیا تھا وہ فوت ہو چکی ہے۔ اللہ تعالیٰ اسلام کی صداقت کے لئے ہزاروں نشانات دکھائے گا۔ مگر ان سب میں کوئی نشان لازماً وہ نہیں ہوگا۔ جو سیدنا حضرت مسیح موعودؑ نے نہایت تضرع اور عاجزی کے ساتھ اپنے عہد کے معاندین کو اسلام کی صداقت ثابت کرنے کیلئے اللہ تعالیٰ سے طلب کیا تھا۔

"پاکستان افریقہ کے نئے ملکوں کی ہر امکانی امداد اپنا فرض سمجھتا ہے"

"مغربی ملکوں کو اپنی نسلی پالیسی ترک کر دینی چاہیئے" منظور قادر کی اپیل

راولپنڈی ۱۷ اگست۔ پاکستان کے وزیر خارجہ مسٹر منظور قادر نے کہا ہے کہ پاکستان افریقہ کے نئے آزاد ملکوں اور ابھرتی ہوئی قوموں کی ہر امکانی امداد کرنا اپنا فرض اور اپنے لئے باعث شرف سمجھتا ہے۔

راولپنڈی کا سموس کلب میں مہمان خصوصی کی حیثیت سے تقریر کرتے ہوئے وزیر خارجہ نے کہا "پاکستان کو افریقی عوام کی جدوجہد سے پوری ہمدردی ہے۔ اور اگر وہ ان کی کوئی مدد کر سکتا ہے تو وہ اپنے محدود وسائل کے باوجود ان کی ہر امکانی اعانت کرے گا۔

وزیر خارجہ نے خیال ظاہر کیا کہ نئے افریقی ملکوں کی مؤثر مادی امداد اگرچہ مغربی ممالک ہی کر سکتے ہیں۔ مگر بعض شعبے ایسے ہیں جن میں صرف ایشیائی ملک ان کی امداد کر سکتے ہیں۔ کیونکہ ان کے خلاف افریقی عوام کے دلوں میں ناراضگی کا کوئی جذبہ نہیں ہے اور ایشیائیوں کا فرض ہے کہ وہ ان کی جانب دوستی کا ہاتھ بڑھائیں۔

روٹری کلب کے ایک رکن کے ایک سوال پر مسٹر منظور قادر نے کہا "دو افریقی ملکوں کی ٹھوس امداد کے لئے دو تجویزیں زیر غور ہیں یہ تجاویز بھی ابھی تک براہ راست پیش نہیں کی گئیں مگر

۴ ہم نے اس سلسلہ میں ضروری اقدامات پہلے ہی کر لئے ہیں اور باضابطہ درخواست کا انتظار کر رہے ہیں" اس کے بعد انہوں نے اس امداد کا ذکر کیا جو پاکستان نے اقوام متحدہ کی وساطت سے کانگو کو دی ہے۔ آپ نے کہا "اس سلسلہ میں ہم سے جو امداد مانگی گئی ہے وہ ہم نے فوراً مہیا کر دی ہے"۔

افریقہ میں اس وقت جو سیاسی عمل جاری ہے اس پر بحث کرتے ہوئے وزیر خارجہ نے کہا اس وقت وہاں ایسی طاقتیں ابھر رہی ہیں۔ جو ایک طرف تو عالمی حکومت کے قیام پر منتج ہو سکتی ہیں اور اگر ان طاقتوں کو اچھی طرح قابو میں نہ کیا گیا تو ان کے باعث دنیا میں نفاق اور تفرقہ بھی پیدا ہو سکتا ہے اس نقطہ کی وضاحت کرتے ہوئے مسٹر منظور قادر نے کانگو کے واقعات کا ذکر کیا اور کہا۔ ان واقعات کی وجہ سے اقوام متحدہ کو ایسے فرائض انجام دینے کا موقع ملا ہے۔ جو اس کے لئے بالکل نئے ہیں"۔ اس سلسلہ میں انہوں نے اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل مسٹر ہمرشولڈ کے تدبر کو خراج تحسین پیش کیا۔

وزیر خارجہ نے کہا کانگو کے واقعات نے اقوام متحدہ کو نئی قوت بخشی ہے اور یہ دکھا دیا ہے کہ ایک عالمی تنظیم ایسے مسائل کو کس طرح حل کر سکتی ہے۔ آپ نے کہا افریقہ کے واقعات اس خطرے کی نشان دہی بھی کرتے ہیں کہ اگر ترقی یافتہ ملکوں نے اپنی نسلی پالیسی ترک نہ کی تو دنیا دو مخالف طاقتوں میں تقسیم ہو سکتی ہے اور اس سے ایک ایسا ہمزاد پیدا ہو سکتا ہے جس پر قابو پانا مشکل ہو جائے گا۔

ترقی کے مواقع صرف امیروں تک محدود نہیں رہیں گے

ایوانہائے صنعت و تجارت کی فیڈریشن کے نام صدر محمد ایوب کا پیغام

کراچی ۱۷ اگست۔ صدر فیلڈ مارشل محمد ایوب خاں نے کہا ہے کہ حکومت ایسا انتظام کرنا چاہتی ہے کہ ترقی کے فائدے اور آگے بڑھنے کے مواقع صرف امیروں تک محدود نہ رہیں۔ انہوں نے اس امر پر بھی زور دیا کہ پاکستان کی اقتصادی تعمیر و ترقی کے مہتمم بالشان کام میں حکومت کی طرف سے صنعتوں اور کاروباری اداروں کو شانہ بشانہ آگے بڑھنے کے مواقع فراہم کئے جا رہے ہیں۔

پاکستان کے ایوان ہائے صنعت و تجارت کی فیڈریشن کے پہلے افتتاحی اجلاس کے نام صدر نے ایک پیغام میں کہا ہے۔

صدر نے کہا کہ مستقبل قریب میں ایوان ہائے صنعت و تجارت کو اقتصادی میدان میں بہت بڑا کام سرانجام دینا ہے اور اس کا تقاضا یہ ہے کہ صنعت کار اور تجارت پیشہ افراد اپنی بہترین صلاحیتیں بروئے کار لائیں اپنے اندر ذمہ داری کا احساس پیدا کریں اور تعمیری تنقید سے کام لیں نہ کہ وہ غیر ذمہ دارانہ طرز عمل [illegible] بعض تنظیموں نے کیا تھا۔

اعلان نکاح

میرے بھائی محمد رفیق صاحب بھٹی سٹوڈنٹ بی۔ ایس۔ سی فائینل گورنمنٹ کالج لائلپور کا نکاح ہمراہ محترمہ اقبال بیگم صاحبہ بنت میاں اللہ بخش صاحب (جو کہ صوفی محمد اسحق صاحب مبلغ ویریا کی سب سے چھوٹی ہمشیرہ ہیں) قاضی محمد نذیر صاحب فاضل لائلپوری نے بعوض حق مہر مبلغ ایک ہزار روپیہ بروز جمعہ مورخہ ۱۲/۸ بمسجد احمدیہ بیرون دہلی دروازہ لاہور میں پڑھا۔ قارئین الفضل سے درخواست ہے کہ وہ دعا کریں کہ اللہ تعالےٰ اس رشتہ کو اسلام و احمدیت اور جانبین کے لئے مبارک فرمائے اور مثمرات ثمرات حسنہ کرے۔ آمین

ایم شریف احمد بھٹی پسر حکیم روشن دین صاحب چک نمبر ۹۶ گ۔ب تحصیل جڑانوالہ ضلع لائلپور

مجلس خدام الاحمدیہ کراچی کا یادگار مجلہ سنہ ۱۹۶۰ء

Souvenir 1960

مجلس خدام الاحمدیہ کراچی اس ماہ کے آخر تک اپنے سالانہ اجتماع کے موقعہ پر ایک یادگار مجلہ سنہ ۱۹۶۰ء Souvenir شائع کر رہی ہے۔ اس میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام حضرت خلیفہ اول رض، حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ۔ جماعت قادیان، صحابہ کرام اور جماعت کے تاریخی اور نادر فوٹو شائع ہوں گے۔ علاوہ ازیں ملفوظات حضرت مسیح موعودؑ اور جماعت کے اہل علم اصحاب کے مضامین شائع کئے جائیں گے — یہ مجلہ نہ صرف کراچی بلکہ ساری جماعت احمدیہ میں منفرد حیثیت رکھتا ہے۔ دنیا کے تمام ممالک میں جہاں کہیں احمدیت موجود ہے یہ رسالہ جاتا ہے اشاعت کے اعتبار سے بہت وسعت رکھتا ہے۔ اندرون ملک میں بے شمار احمدی اور غیر احمدی تاجر فرمیں اور کارخانے وغیرہ اپنے اشتہارات شائع کروا رہے ہیں۔ تاجر اصحاب کے لئے اشتہارات کا بڑا اچھا موقعہ ہے۔ کیونکہ یہ رسالہ تاجر اور صنعت کار طبقہ میں بے حد مقبول ہے۔ اس لئے دیگر تاجر اصحاب اشتہارات دینا چاہیں تو ان کے لئے نادر موقعہ ہے۔

نیز پاکستان کی تمام جماعتوں کے اطفال اور خدام کی ایک تصویری یادگار شائع کرنے کے لئے چند صفحات رکھے گئے ہیں۔ اس سیکشن کا نام Souvenir League ہے۔ جو اطفال و خدام اپنی تصاویر شائع کروانا چاہیں وہ براہ کرم اپنی پاسپورٹ سائز فوٹو ارسال فرما دیں۔ لیگ کی ممبر شپ کی فیس مبلغ پانچ روپے ہے۔ یہ رقم جناب شیخ رشید احمد محمود یونائیٹڈ موٹر سیل کمپنی بندر روڈ کراچی کے نام بھیجی جانی چاہیئے۔

نیز اس مجلہ کے لئے اہم تصاویر درکار ہیں۔ کسی دوست کے پاس حضور ایدہ اللہ تعالےٰ یا جماعت سے متعلق کوئی نایاب یا اہم تاریخی فوٹو ہو تو ہمیں بھیج دی جائے۔ ایسی تمام تصاویر رسالہ شائع ہونے کے بعد واپس کر دی جائیں گی۔ اور ایسے اصحاب کو رسالہ کی ایک کاپی بلاقیمت دی جائے گی۔ تصاویر اور اشتہارات وغیرہ وصول کرنے کی آخری تاریخ ۲۵ اگست ہے۔ نرخ اشتہارات مندرجہ ذیل ہے۔

پورا ۱۱×۸ آرٹ پیپر ۴۰۰/- روپے۔ آدھا صفحہ ۲۰۰/- روپے۔ چوتھائی صفحہ ۱۲۰/- روپے۔ ترسیل زر کے علاوہ جملہ خط و کتابت پتہ ذیل پر کی جائے

ضروری نوٹ:۔ خدام کی فوٹو اپنے قائدین کی معرفت گلاسی پیپر Glossy paper contrasting black آنی چاہئیں۔ البتہ اطفال اپنی فوٹو براہ راست بھیج سکتے ہیں

Maqbul Ahmad
Chairman Souvenir Committee
Ahmadiyya Hall, Magazine lane karachi

درخواست دعا

مکرم چوہدری عزیز احمد صاحب نائب ناظر بیت المال کی بچی تشویشناک طور پر بیمار ہے احباب جماعت خصوصاً صحابہ کرام سے اس کی کامل صحت یابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(شفیق احمد دارالصدر۔ ربوہ)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴